106466 - بیماری کی بنا پر ڈاکٹر حضرات نے پانچ برس تك روزے رکھنے سے منع کر دیا

سوال

مجھے سل کی بیماری ہے میں دو برس سے علاج کرا رہا ہوں، ڈاکٹروں نے مجھے پانچ برس تك روزے نہ رکھنے کا کہا ہے اور خوفزدہ کر رکھا ہے کہ اگر تم نے روزے رکھے تو بیماری بڑھ جائیگی، برائے مہربانی یہ بتائیں کہ اس عرصہ کے روزوں کا حکم کیا ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

" اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

جو کوئی بھی تم میں سے اس ماہ کو پائے تو وہ اس کے روزے رکھے، اور جو کوئی بیماری ہو یا مسافر تو وہ دوسرے ایام میں گنتی پوری کرے البقرۃ (185).

یعنی جسے کوئی بیماری لاحق ہو اور اس کے لیے اس بیماری کی بنا پر روزہ رکھنا مشکل ہو، یا پھر بیماری کی بنا پر روزہ تکلیف دے، یا وہ سفر میں ہو تو اس کے لیے روزہ چھوڑنا جائز ہے، جتنے ایام میں روزے چھوڑے گا اس کی قضاء میں روزے رمضان کے بعد روزے رکھنا ہونگے.

اسی لیے اللہ سبحانہ و تعالی نے فرمایا:

تمہارے ساتھ اللہ تعالی آسانی کرنا چاہتا ہے، اور تمہارے ساتھ تنگی نہیں کرنا چاہتا البقرۃ (185).

علماء کرام نے بیان کیا ہے کہ جب مریض کو قابل اعتماد مسلمان ڈاکٹر بتائے کہ اس کے لیے روزہ رکھنا نقصاندہ ہے یا پھر بیماری میں اضافہ ہو سکتا ہے یا شفایابی میں تاخیر اور دیر ہو سکتی ہے تو اس طرح کی حالت میں اس کے لیے روزہ چھوڑنا شرعا جائز ہے.

لیکن اگر ڈاکٹر مسلمان یا غیر مسلم ہو اور قابل اعتماد اور عادل نہ ہو تو اس کی بات ضرورت کے بغیر قبول نہیں کی جائیگی، مثلا یہ کہ مریض کے لیے کسی دوسرے سے سوال کرنا ہی ممکن ہ ہو.

اس لیے جب ضرورت پائی جائے اور غیر مسلم کی سچائی پر قرائن پائے جائیں کہ مریض خود بھی اس کو محسوس کرتا ہو یا پھر یہ مشہور ہو کہ روزہ رکھنے سے وہ بیماری بڑھ جاتی ہے یا شفایابی میں تاخیر ہوجاتی ہے تو پھر اس

صورت میں روزے چھوڑنا جائز ہیں حتی کہ اللہ سبحانہ و تعالی اسے عافیت سے نوازے اور وہ بغیر ضرر کے روزہ رکھنے کی طاقت حاصل کر لے.

رہا مسئلہ جو عرصہ اس نے روزے نہیں رکھے تو آپ کے ذمہ شفایاب ہونے کے بعد ان روزوں کی قضاء میں روزہ رکھنا لازم ہیں، اور اس کی تاخیر میں آپ پر کوئی کفارہ نہیں ہوگا کیونکہ آپ نے بیماری کی بنا پر وہ روزے ترک کیے ہیں " انتہی .